https://www.afkareislami.com

(۷۷) وَمِنْ وَصِيَّةٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَمَّا بَعَثَهٗ لِلْاِحْتِجَاجِ عَلَى الْخَوَارِجِ:

لَا تُخَاصِمْهُمْ بِالْقُرْاٰنِ، فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ حَمَّالٌ ذُوْ وُجُوْهٍ، تَقُوْلُ وَ يَقُوْلُوْنَ، وَ لٰكِنْ حَاجِجْهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنَّهُمْ لَنْ يَّجِدُوْا عَنْهَا مَحِيْصًا.

-----☆☆-----

ہدایت (۷۷)

جو عبد اللہ ابن عباس کو خوارج سے مناظرہ کرنے کیلئے بھیجتے وقت فرمائی:

تم ان سے قرآن کی رو سے بحث نہ کرنا، کیونکہ قرآن بہت سے معانی کا حامل ہوتا ہے اور بہت سی وجہیں رکھتا ہے، تم اپنی کہتے رہو گے، وہ اپنی کہتے رہیں گے، بلکہ تم حدیث سے ان کے سامنے استدلال کرنا، وہ اس سے گریز کی کوئی راہ نہ پاسکیں گے۔

--☆☆--

(۷۸) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلٰۤى اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ

جَوَابًا فِیْۤ اَمْرِ الْحَكَمَيْنِ، ذَكَرَهٗ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ فِیْ كِتَابِ «الْمَغَازِیْ»:

فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ تَغَيَّرَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنْ حَظِّهِمْ، فَمَالُوْا مَعَ الدُّنْيَا، وَ نَطَقُوْا بِالْهَوٰى، وَ اِنِّیْ نَزَلْتُ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ مَنْزِلًا مُّعْجِبًا، اجْتَمَعَ بِهٖۤ اَقْوَامٌ اَعْجَبَتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ، فَاِنِّیْۤ اُدَاوِیْ مِنْهُمْ قَرْحًا، اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَقًا.

وَ لَيْسَ رَجُلٌ - فَاعْلَمْ - اَحْرَصَ عَلٰى جَمَاعَةِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ اُلْفَتِهَا مِنِّیْ، اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ حُسْنَ الثَّوَابِ، وَ كَرَمَ الْمَاٰبِ، وَ سَاَفِیْ بِالَّذِیْ وَاَيْتُ عَلٰى نَفْسِیْ، وَ اِنْ تَغَيَّرْتَ عَنْ صَالِحِ مَا فَارَقْتَنِیْ عَلَيْهِ.

فَاِنَّ الشَّقِیَّ مَنْ حُرِمَ نَفْعَ مَاۤ اُوْتِیَ مِنَ

مکتوب (۷۸)

ابوموسیٰ اشعری کے نام

حکمین کے سلسلے میں ان کے ایک خط کے جواب میں۔

(اسے سعید ابن یحییٰ اموی نے اپنی کتاب المغازی میں درج کیا ہے):

کتنے ہی لوگ ہیں جو آخرت کی بہت سی سعادتوں سے محروم ہو کر رہ گئے، وہ دنیا کے ساتھ ہو لئے، خواہشِ نفسانی سے بولنے لگے۔ میں اس معاملہ کی وجہ سے ایک حیرت و استعجاب کی منزل میں ہوں کہ جہاں ایسے لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں جو خود بینی اور خود پسندی میں مبتلا ہیں۔ میں ان کے زخم کا مداوا تو کر رہا ہوں مگر ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ منجمد خون کی صورت اختیار کر کے لاعلاج نہ ہو جائے۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص بھی اُمتِ محمدؐ کی جماعت بندی اور اتحادِ باہمی کا خواہشمند نہیں ہے، جس سے میری غرض صرف حسن ثواب اور آخرت کی سرفرازی ہے۔ میں نے جو عہد کیا ہے اسے پورا کر کے رہوں گا۔ اگرچہ تم اس نیک خیال سے کہ جو مجھ سے آخری ملاقات تک تمہارا تھا، اب پلٹ جاؤ۔

یقیناً وہ بدبخت ہے کہ جو عقل و تجربہ کے ہوتے ہوئے اس کے